

رکھنے والا۔

**شرح :** عبادت اور فرمانبرداری میں بھی ہماری آزاد روی اور خودداری میں کوئی فرق نہیں آیا۔ حالت یہ ہے کہ ہم کعبے کی زیارت کے لیے جائیں اور دروازہ بند پائیں تو وہیں سے لوٹ آئیں گے۔ یہ گوارا نہ ہوگا کہ کسی سے دروازہ کھول دینے کی استدعا کریں۔

جو شخص دین اور عبادت میں بھی اتنا آزاد و خوددار ہے کہ کعبے کا دروازہ کھلنے کا انتظار گوارا نہیں کرتا اور نہ کسی سے درخواست گزار ہوتا ہے کہ دروازہ کھول دیا جائے، ظاہر ہے کہ دنیوی کاموں میں بھی وہ کتنا باوقار اور عزت نفس کا پاسدار ہوگا۔ شعر کی دونوں بیاں خاص توجہ کی محتاج ہیں۔ اول یہ کہ خانہ کعبہ کا دروازہ عموماً بند رہتا ہے اس کے کھلنے کے خاص اوقات مقرر ہیں۔ دوم یہ کہ اس آزادی اور خودداری کے باوجود فرمانبرداری کی شان قائم رکھی کہ کعبے سے لوٹ آئے، مگر کسی دوسرے گھریا عبادت خانے کا رخ نہ کیا۔

ایسے ہی نادر اشعار مرزا غالب کی عظمت کے روشن نشان ہیں۔ خودداری کے سلسلے میں فارسی کا ایک شعر بھی قابل ذکر ہے، مرزا کہتے ہیں :

تشنہ لب بر ساحل دریا ز غیرت جاں دہم  
گر بہ موج افتد گمان چہ پیشانی مرا

یعنی اگر دریا کی لہریں دیکھ کر میرے دل میں یہ شبہ بھی گزر جائے کہ دریا نے مجھے دیکھ کر پیشانی پر بل ڈال لیے ہیں تو میری غیرت کا یہ عالم ہے کہ پیاسا ساحل پر جان دے دوں گا، مگر حلق تر نہ کروں گا۔

۳۔ لغات۔ آئینہ سیما : آئینے جیسی روشن پیشانی والا۔

**شرح :** حسن میں تیرے بے مثال و یکتا ہونے کا دعوے سب تسلیم کیے بیٹھے ہیں۔ اور اس سے کسی کو اختلاف کی جرأت نہیں۔ یہی سبب ہے کہ آئینے جیسی روشن پیشانی والا کوئی محبوب ترے مقابل آنے کی جرأت نہیں کر سکا۔